خصوصی اجازت نامہ

میری جانب سے اپنی تمام ترتیب دادہ کتب و رسائل
کو الاخ والحم الیفی کی ویب سائٹ پر منتقلی اور
لانچ کی مکمل اجازت اور رخصت ہے۔ NYF زندہ باد

حقیر پر تقصیر
غلام حسن حسنو ایم اے
محلہ خسیر گو نگمہ خپلو

تحریر ۱۱ جولائی 2011

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
رسالہ عقبات اور اس کے نسخے	4	حیات دنیا اور اس کی حقیقت	6
رسمی عبادات	8	معرفت وعبادتِ الٰہی اور دل	8
حبِ دنیا اور نورِ ایمان کی یکجائی ناممکن	9	حبِ دنیا اور حبِ حق کی یکجائی ناممکن	9
حقیقتِ ایمان	10	مغرور لوگ طلعتِ ایمان سے محروم	12
عاشقانِ حق کا راستہ	14	دردِ طلب	14
مردمیدان طریقت	15	احکامِ الٰہی کی تعمیل	15
ایک تمثیلی حکایت	17	چار خطرناک عقبات (گھاٹیاں)	17
عقبہء اول بخل و کنجوسی	18	عقبہء دوم کبر ونخوت	19
عقبہء سوم ظلم وناانصافی	20	عقبہء چہارم ریاکاری اور نمود ونمائش	23

عقبات

میر سید علی ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ کی یہ کتاب عقبات، حقیقتِ ایمان اور قدوسیہ کے نام سے عام ملتی ہے شاہ ہمدان نے اپنے کئی رسالوں کا کوئی نام نہیں رکھا جس کی وجہ سے مختلف لوگوں نے نفس مضمون کو دیکھ کر انہیں مختلف نام دیئے ہیں مثلاً رسالہ درویشیہ کے لئے درویش نامہ، رسالہ دررِدصوفیہ، رسالہ ردِتصوف اور نفس شناسی۔ان ہی قسم کی کتابوں میں سے ایک یہی ہے اس کے درج ذیل قلمی نسخے ملتے ہیں۔

1۔کتابخانہ گنج بخش اسلام آباد۔یہ اس لائبریری میں تحت نمبر 5417 محفوظ ہے یہ نسخہ بارہویں صدی ہجری کا لکھا نسخہ ہے جو شاہ ہمدان کے مجموعہ رسائل کے درمیان موجود ہے۔

2۔یہ نسخہ گنجینۂ نظامانیاں ٹنڈو قیصر حیدرآباد سندھ بلا نمبر یہ نسخہ 1175ھ میں لکھا گیا ہے یہ بھی مجموعۂ رسائل شاہ ہمدان میں شامل ہے اس مجموعے میں شاہ ہمدان کی 22 کتب ورسائل ہیں۔

3۔نیشنل میوزیم کراچی تحت نمبر 240-1973 n,m جو محرم 1124ش میں لکھا ہوا نسخہ ہے اس مجموعے میں یہ آٹھویں کتاب ہے۔

4۔کتابخانہ ملک تہران نمبر 4250 اس مجموعے میں یہ چوبیسویں کتاب ہے۔

5۔فرہنگستان تاشقند تحت نمبر 3238

6۔آستان قدس رضوی مشہد 217 کے تحت محفوظ ہے۔

7 کتابخانہ آیا صوفیہ ترکی بعنوان قدوسیہ 2873 اس مجموعے میں یہ دسویں کتاب ہے ۔

8-9 رضا رامپور انڈیا میں 2 نسخے 866,787 بعنوان رسالہ تصوف وانشاء القدسیہ کے نام سے محفوظ ہیں ان دونوں مجموعوں میں یہ چوتھی کتاب ہے 22۔

10۔اس کا ایک نسخہ کشمیر کے سنٹرل رسرچ اکیڈمی میں ہے۔

ڈاکٹر ریاض کے مطابق انہوں نے اس کا اردو ترجمہ ماہنام الحق پیشاور 1973 میں شائع کیا ہے ہم نے ان کا یہ ترجمہ نہیں دیکھا۔

ایران میں تذکرہ نجفی کے ضمیمہ میں شائع ہوا ہے جو ہمارے پاس موجود ہے وہ اغلاط سے پر ہیں ۔23

سیدہ اشرف ظفر بخاری کے مطابق اس کا ایک اردو ترجمہ ماہنامہ الرحیم حیدر آباد سندھ میں شائع ہوا ہے ۔24

اس کا تصحیح شدہ متن راقم نے پاکستان و ایران کے مشہور تحقیقی مجلّہ دانش کے شمارہ نمبر 17-18 میں 1368ش مطابق 1989ء میں شائع کرایا۔

در اصل یہ کتاب آپ نے اپنے مرید کے لئے تالیف کی ہے یہ مرید کشمیر کے کشمیری بادشاہ سلطان قطب الدین ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حیات دنیا اور اس کی حقیقت

جب تک میخانۂ تقدیر کی کارگاہ میں راہِ سعادت و شقاوت کے مسافروں کی لوح استعداد پر نقاشِ فطرت خوش قسمتی یا کور بختی کے نقوش لکھتے رہیں اور مشیت الٰہی کے دربان ہدایت و گمراہی کے موکلوں کو سعداء و اشقیاء کے حال پر نگران مقرر کرتے رہیں اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی بابرکت لطف و کرم مسالک طریقت کے سالکین اور صحرائے طبیعت کے تائبین پر نچھاور ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ وَ ثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوْا الصَّخْرَ بِالْوَادِ وَ فِرْعَوْنَ ذِي الْاَوْتَادِ الَّذِيْنَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ فَاَكْثَرُوْا فِيْهَا الْفَسَادَ (الفجر ۶ تا ۱۲)	تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پالنہار نے کیا برتاؤ کیا اونچے اونچے ستونوں والے عاد ارم کے ساتھ، جن کی مانند کسی کو پیدا نہیں کیا گیا، ثمود کے ساتھ جنہوں نے وادی میں چٹان تراشی کی اور میخوں والے فرعون کے ساتھ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے دنیا کے ملکوں میں بڑی سرکشی کی اور فساد پھیلایا

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ)

اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَائَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ اطْمَاَنُّوْا بِهَا وَ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيَاتِنَا غَافِلُوْنَ اُولٰئِكَ مَاْوٰهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (یونس ۷۔۸)	جن لوگوں کو قیامت کے دن ہماری بارگاہ میں حضوری کا کھٹکا نہیں وہ دنیا کی زندگی پر خوش اور مطمئن ہیں اور وہ ہماری آیتوں سے غافل ہیں یہ وہی لوگ ہیں جن کا ٹھکانا ان کے کرتوتوں کی وجہ سے جہنم کی آگ ہے

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ)

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ زِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ اُولٰئِكَ الَّذِيْنَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوْا فِيْهَا وَ بَاطِلٌ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (ھود ۱۵۔۱۶)	جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی رونق کا طالب ہو تو ہم اس کی کارکردگی کا بدلہ دنیا میں دیدیتے ہیں وہ دنیا میں گھاٹے میں نہیں رہیں گے مگر یہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آتش جہنم کے سوا کچھ نہیں اور جو کچھ انہوں نے کیا، ضائع ہو جائیگی جو کچھ وہ کرتے تھے نابود ہو جائیں گے

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ)

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ هُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا (الکھف ۱۰۳۔۱۰۴)	ان سے کہہ دو کہ کیا ہم تم کو بتادیں کہ اعمال میں ناکام ترین کون ہیں؟ وہ ہیں جو زندگی میں جن کی ساری کوششیں بھٹکی رہیں اور وہ اسے سب کچھ ٹھیک سمجھتے رہے

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ)

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُلْهِكُمْ اَمْوَالُكُمْ وَ اَوْلَادُكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُوْنَ (منافقون ۹)	اے ایمان والو! کہیں تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو ذکر الٰہی سے غافل نہ کر دیں؟ اگر کسی کو ایسا کر دیں تو وہ سخت خسارے میں رہنے والے ہیں

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ)

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصَّالِحَاتِ (العصر ۱ تا ۳)	عصر کی قسم! انسان بڑے خسارے میں ہیں سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور عمل صالح (نیک کام) کیے

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ)

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا اٰبَائَكُمْ وَ — اے ایمان والو اگر تمہارے ماں باپ اور بھائی بندے

اِخـوَانَكُمْ اَوْلِيَاءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ عَلَى الْاِيْـمَـانِ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَاُولٰئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (التوبہ ۲۳)	ایمان کے بارے میں کفر کو ترجیح دیں ان سے الفت رکھیں جو کوئی خلاف ورزی کرتے ہوئے ان سے الفت رکھے وہ ظالموں میں سے ہیں۔

(اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ)

وَمِنَ النَّـاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَاهُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (البقرۃ ۸)	کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے اللہ اور قیامت پر ایمان لایا لیکن وہ دل سے ایمان لانے والے نہیں ہیں

رسمی عبادات

اے عزیز! جب نماز کا وقت ہوتا ہے تو بطور رسم ادا کر لیتے ہو (جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو) دوسروں کی طرح تم بھی روزے رکھتے ہو اسی طرح ہر روز قرآن حکیم کی تلاوت کرتے ہو لیکن میں نہیں جانتا کہ ایمان اور قرآن کے حقائق و اسرار کے بارے میں آنعزیز کو کتنا علم ہے؟۔

معرفت و عباداتِ الٰہی اور دل

یہ اس لئے ہے کہ جو دل خباثتِ گناہ سے آلودہ ہو کر گندہ ہو گیا ہو ایسے دل پر کلام خداوندی کے انوار کا تجلی نہیں پڑتا کیونکہ

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (الواقعہ ۷۹) اسکو پاک رہنے والوں کے سوا کوئی نہ چھوئے

اور

اِنَّ فِيْ ذٰلِکَ ذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ (ق ۳۷) بے شک اس میں اہل دل کے لئے نصیحت ہے

جب تک آئینۂ دل کی حفاظت نہیں کروگے اسرار قرآن کے تجلی سے محروم رہ جاؤ گے اور تجھے اس کی خبر تک نہیں ہوگی۔

عزیز من! اللہ تعالیٰ سے دلِ بینا طلب کرنا کہ تم اس کی مدد سے قرآن پاک کے محاسن اور خوبیوں کا مشاہدہ کر سکے کیونکہ

صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ (البقرۃ۱۸) بہرے، گونگے اور اندھے

بنے رہنے سے کچھ بھی نہیں ملتا جاہل آباءواجداد اور فاجر اساتذہ کی تقلید (و پیروی) سے غفلت اور محرومی کے سوا کچھ نہیں کھلتا لہذا میں نے چاہا کہ حق صحبت ادا کرتے ریاکاری اور خوشامدی سے بچتے ہوئے ایک مخلصانہ یادداشت لکھوں کیونکہ امور عبادات میں سے سب سے زیادہ اہم مجھے ایمان نظر آیا جو بندہ اور اللہ تعالی کے درمیان ایک واسطہ ہے ایمان تمام عبادتوں کا خلاصہ ہے اور نور ایمان کے بغیر طاعات بے کار ہیں۔

حبِ دنیا اور نورِ ایمان کی یکجائی ناممکن

جانِ من!

اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا میں سچا مومن ہوں

کہا کرتے ہو یاد رکھیئے کہ اسکی ایک حقیقت ہوتی ہے اور حقیقت ایمان قیل وقال (گفتگو اور دعوے) سے درست نہیں ہوسکتی اس دعوی کو ثابت کرنے کے لئے حضرت حارثہ رضی اللہ عنہ کے (جیسے) صفت کی ضرورت ہے جنہوں نے وادیٔ مقدسِ شہود کی بساط پر دنیا و عقبی سے ہاتھ اٹھالیا تھا (اور کہا تھا کہ)

کَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی عَرْشِ رَبِّیْ بَارِزًا وَ اِلٰی اَھْلِ الْجَنَّةِ یَتَزَا وَرُوْنَ وَاِلٰی اَھْلِ الدُّنْیَا یَتَعَاوَنُوْنَ گویا میں عرش الٰہی کو دیکھ رہا ہوں اہل جنت کو باہم ملتے اور اہل دنیا کو ایک دوسرے کی مدد کرتے دیکھتا ہوں

رسول صادق (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس صاحب حال کو بشارت دی تھی کہ

اَصَبْتَ فَالْزَمْ جو کچھ تمہیں ملا ہے اب اس پر ثابت قدم رہو

یہ اشارہ اس وقت تیری سمجھ میں آئے گا جب تم (یہ اصول) جان لوگے کہ تیرے دوست کا دشمن تیرا بھی دشمن ہے اور تیرے دشمن کا دوست بھی تیرا دشمن ہے۔

حبِ دنیا اور حبِ حق کی یکجائی ناممکن

(حدیث نبوی میں ہے کہ)

ان اللہ لم یخلق خلقا ابغض الیه من الدنیا اللہ تعالی نے کوئی ایسی مخلوق پیدا نہیں کی جو دنیا

سے زیادہ اسے ناپسند ہو

جب تم نے جان لیا کہ دنیا اللہ تعالی کا دشمن ہے اب جان لو کہ لالچی اور بخیل دنیا کے عاشق ہوتے ہیں طمع اور کنجوی محبت دنیا کے بندھن اور عشق دنیا کی آگ ہے لہذا ثابت ہوا کہ لالچی اور بخیل دونوں اللہ تعالی کے دشمن ہیں چنانچہ حدیث شریف میں ہے کہ

ان اللہ تعالی یبغض البخیل فی حیوته	بیشک اللہ تعالی بخیل کو اس کی زندگی ہی میں ناپسند کرتا ہے

نور ایمان جس سے اللہ تعالی کے دوستوں کی دولت کا آغاز ہوتا ہے، اور اللہ تعالی کا دشمن (محبت دنیا) ایک جگہ اور ایک ہی شخص میں جمع نہیں ہو سکتا۔

آخر از خوابِ امل بیدار شو یکدم ای مستِ هوا هشیار شو
رهروان رفتند و تو درمانده ای حلقه از سر زن که بر در مانده ای
راه زد مشغولیِ عالم ترا نیست پروای خدا یک دم ترا
گر ترا دین باید از دنیا مناز هر دو باهم راست نیاید کج مباز

☆ترجمہ لمبی لمبی امیدوں کے خواب دیکھنے سے باز آنا چاہئے اور خواہشات نفسانی میں بدمست رہنے سے کم از کم چند ساعت کے لئے ہشیار ہونا چاہئے

☆کاروان تو منزل مقصود کی جانب چلا گیا تم پیچھے رہ گئے ہو پھندے کو گردن سے اتارو جن کی وجہ سے تم پیچھے رہ گئے ہو

☆دنیا کی فضول مصروفیات نے تمہیں راستے میں روک رکھا ہے اب صورت یہ ہے کہ ایک ساعت کے لئے بھی خدا کی طرف تمہاری توجہ نہیں ہے۔

☆اب بھی اگر تم دین چاہتے ہو تو دنیا اور اس کے تعلقات پر ناز کرنا چھوڑ دو دین اور دنیا ایک ساتھ جمع ہر گز نہیں ہو سکتے اسے مذاق مت سمجھو۔

احادیث نبوی میں ہے کہ

اوحی اللہ تعالی الی داود یا داود تزعم انک تحبنی فان کنت صادقا اخرج حب الدنیا من قلبک فان حبی و حبھا لایجتمعان فی قلب واحد	اللہ تعالی نے حضرت داؤد کی طرف وحی بھیجی کہ اے داؤد! تم سمجھتے ہو کہ تم مجھ سے محبت کرتا ہے اگر تم اس دعوے میں سچے ہو تو اپنے دل سے محبت دنیا نکال دو کیونکہ میری محبت اور اس کی محبت ایک دل میں یکجا نہیں ہوسکتے

حقیقتِ ایمان

عزیزِ من! حقیقت ایمان عالم جبروت کا آفتاب ہے جو عالمِ ہویت کے مشرق سے طلوع ہوتا ہے عقول ونفوس کے مختلف درجات اور مراتب پر سے گزرتا ہے اور بیابانِ محبتِ حق کے عاشقوں کی مغرب جان میں غروب ہوتا ہے۔ایمان عرائسِ عالم ملکوت کا زیور ہے جو بارگاہِ ربوبیت کی جانب سے سالکینِ کشف و ریاضت کو پہنایا جاتا ہے۔ایمان طالبینِ حق کے پردہ اسرار کے نقوش ہیں جو سیاحانِ عالم قدس

اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِھِمُ الْاِیْمَانَ (المجادلہ ۲۲)	یہ وہی لوگ ہیں جن کے دلوں میں ایمان نقش ہوگیا ہے

کے تحت منزلِ ارادتِ حق کے مسافروں کی تختی پر الہامی قلموں سے ثبت کیا گیا ہے۔ایمان عارفین کے دریائے دل کے گوہر ہیں جو علوم ومعارف کی موجوں کے ذریعے دل کی گہرائیوں سے نکل کر اعمال صالحہ کی صورت میں اعضاء وجوارح کے ساحل پر ظاہر ہوتا ہے۔ایمان عاشقانِ حق کے پیشانی کے نور ہیں جو انوارِ جلال و جمالِ حق کے تجلیات کی صورت میں وادیٔ محبت حق کے عاشقوں کے آئینۂ دل میں منعکس ہوتا ہے۔ایمان شجرۂ توحیدی کی شاخوں کے میوے ہیں جو اللہ تعالی کے مخصوص لوگوں کے دل کے باغیچے میں ثابت قدمی کی آبیاری

اِنَّ لِرَبِّکُمْ فِیْ اَیَّامِ دَھْرِکُمْ نَفَحَاتٌ	بے شک تمہارے رب کے لئے تمہارے وقت میں خوشبوئیں ہیں

کے تحت لگا دیتا ہے۔ایمان معانی قربِ الٰہی کے سیمرغ کی زینت ہے جو عقل و وہم کے لئے مخبری کرنے والی

آنکھوں میں سرمۂ نایاب پھیر دیتا ہے اور عقل مدرک کو فضول باتیں بتانے والی زبان کو مقراضِ تخویب سے قطع کرتا ہے اور عزت توحید کے بازار میں

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى (النازعات ۴۰)	اور نفس کو برے خواہشات سے باز رکھا

کے تحت اس کے نفس رعنا کے سر مراد کو کاٹ لیتا ہے خواہشات اور شہوات کے لشکر کو عشقِ خداوندی کی ہیبت سے کچل دیتا ہے اور دل کو جو

قُلُوْبُ اَحِبَّائِیْ دَارُ مُلْکِیْ   میرا پایہ تخت دوستوں کا دل ہیں

کے تحت محبوب حقیقی کا پایہ تخت ہے، آداب عبودیت سے تعمیر کرتا ہے خانہ طبیعت کو جو بشری اخلاق کو توڑ پھوڑ کر اخلاق و کردار سے عاری بنانے والا ہے، نیستی کے پھاوڑے کی مدد سے تباہ کرتا ہے دنیا و عقبیٰ کو عقلی و نقلی دلائل کے ذریعے بھلا دیتا ہے وجود کے ہجوم میں سے خود کو دریائے فنا و نیستی میں ڈبو دیتا ہے ہستی موہوم کی ذلت سے فانی ہو جاتا ہے اور بحر وحدت (کی عزت) سے بقا پاتا ہے بندگی کی پستی اور تنگی سے بازوئے ربانی کی مدد سے ہوائے ہویت میں پرواز کرتا ہے۔

مغرور لوگ طلعتِ ایمان سے محروم

دامن آلود اور مغرور گروہ جن کی روح خواہشات نفسانی کی وجہ سے محجوب اور ان کی محدود عقل خواہشات کی تاریکی میں کسب کمال سے عاجز ہیں ان کی دامن آلود طبیعت دنیا کی مکر و فریب پر آشفتہ ہیں اور ان کا ایمان وساوسِ شیطان سے متزلزل ہے ایسی حالت میں بھلا انہیں طلعت ایمان کی نورانی تجلیات اور اسرار عرفان کے نور کی کیا خبر؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ	آپ کہہ دیں کہ تمہارے باپ، دادا، تمہارے بیٹے، تمہاری بیوی، کنبے والے، جمع کردہ مال، تجارت جس میں مندے کے اندیشے میں تم رہتے ہو، گھر جسے تم چاہتے ہو، یہ سب اگر تمہارے ہاں

جِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ (التوبۃ ۲۴) اللہ تعالی اوراس کے رسول، اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ تمھیں عزیز ہیں تو اللہ تعالی اپنا حکم (عذاب) لانے تک تم انتظار کرو

یہ آیت یہی بیان کرتی ہے کہ ماں باپ اور اہل دعیال، خویش و اقارب، مال و اسباب، ملک و سلطنت سب کے سب اللہ تعالی کی راہ میں خس و خاشاک (رکاوٹ) ہیں جب تک طالب حق

وَجَاهِدُوا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ (الحج ۷۸) راہ حق میں خوب جہاد (جدوجہد) کرو

کے اشارے کے مطابق ان تمام کے ہجوم سے اپنا راستہ پاک نہیں کرے گا بشریت کے پس پردہ نورتوحید اور نورایمان کے چہرے سے نقاب نہیں اٹھے گا جو کوئی اس مقام کی تحقیق نہیں کرے گا اس کے لئے

اَنَا مُؤْمِنٌ حَقًّا میں سچا مومن ہوں

کا دعوی زیب نہیں دیتا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

لَايَزَالُ قَوْلُ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يَدْفَعُ سَخَطَ اللّٰهِ عَنِ الْعِبَادِ حَتّٰى اِذَا نَزَلُوْا بِالْمَنْزِلِ الَّذِيْ لَايُبَالُوْنَ مَا نَقَصَ مِنْ دِيْنِهِمْ اِذَا سَلِمَتْ لَهُمْ دُنْيَاهُمْ فَاِذَا قَالُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى كَذَبْتُمْ كَذَبْتُمْ

جب بھی کوئی بندہ لاالہ الا اللہ پڑھتا ہے یہ اتعالی کی ناراضگی کو دور کرتا ہے یہاں تک کہ ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اس کے دین کو نقصان پہنچتا ہے مگر دنیا محفوظ رہتی ہے اس وقت اسے کوئی پرواہ نہیں ہوتی اس حالت میں جب وہ لاالہ الااللہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالی فرماتا ہے تم جھوٹے ہو تم جھوٹے ہو

عاشقانِ حق کا راستہ

اللہ کے رسول ﷺ نے بالکل سچ فرمایا ہے اوپر جن باتوں کا ذکر ہوا ہے وہ عام طالبوں کا راستہ ہے لیکن طالبان خاص کا راستہ اس سے زیادہ بلند و برتر ہے عاشقانِ خدا کی قدم ہمت اس سے بھی بلند و برتر ہیں ابویزید بسطامی کی زبان سے اس معنی کی حقیقت ذرا سن لو فرماتے ہیں کہ

لَوْ خَطَرَ بِبَالِي الدُّنْيَا لَتَوَضَّاتُ وَ لَوْ خَطَرَ بِبَالِي الْاٰخِرَةِ لَاغْتَسَلْتُ	اگر دنیا کی لذتوں کا خیال آئے تو میں وضو کرتا ہوں اور اگر آخرت کی نعمتوں کا خیال آئے تو غسل کرتا ہوں

دردِ طلب

عزیز من ! یہ ایک دستور ہے کہ دنیا کا طلبگار جسمانی لذتوں اور نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے جو فانی اور بے قیمت ہے، حصول دولت کی کوشش کرتا ہے جبکہ طالبانِ خدا اللہ تعالی کے اسرار و رموز کے خیال (میں مگن رہتے ہیں) ۔یہ ہنوزان کی ابتدائی منزل ہے لیکن اس ابتدائی منزل کا کوئی انتہا یا اختتام نہیں ہے ۔پس نور فہم کی روشنی میں انصاف کے طور پر اپنے وجود میں سیر کرو اگر کسی معانی کے متعلق کوئی اثر تمہیں مل جائے تو ٹھیک ہے

فَطُوْبٰى لَكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ (یونس ۵۸)	یہ تمہارے لئے مبارک ہے پس تم اس پر خوشی مناو یہ اس سے بہتر ہے جو تم جمع کرتے ہو

اگر کوئی اثر نہ ملے تو پھر چاہئے کہ غفلت و جہالت کی وادی میں پریشان بھٹکتا نہ رہے اپنی زندگی کے لحات کو قیمت جانے موت سے پہلے اگلے جہاں کے لئے تیاری کرے اور ایمان کی فکر کرے۔

مردمیدان طریقت

اگر تمہارے والدین اللہ کی راہ میں رکاوٹ بنے جس کا تمہیں احساس بھی نہ ہو تو پھر میدانِ طریقت کے مردمیدان ہونے کا دعوی نہیں کرنا چاہئے کیونکہ طریقت میں مردمیدان اس شخص کو کہا جاتا ہے جو دنیا اور رر معاملات دنیا کی محبت اور اس کی آلودگی سے پاک ہو چکا ہو نفسانی خواہشات اور طبعی میلانات سے چھٹکارا حاصل کر چکا ہو عالم بالا کے انوار اور اس کی شعاعیں اس کی جان کو منور کر چکی ہوں۔

لہذا وہ عورتیں جو پاک دصاف اور دردِطلب کے حامل ہوں، اس راہ کے مردمیدان ہیں جبکہ وہ مرد جو غافل اور دردِ طلب سے عاری ہو وہ حقیقت میں عورت سے بھی کم درجے کے انسان ہیں

تا نیاید دردِ این کارت پدید
قصۂ این درد نتوانی شنید
دردِ او گر دامنت گیرد دمی
رستگاری یابی از عالم همی
ورنه گیرد دامنت این درد زود
گفت گوی من ندارد هیچ سود

☆اگر تم میں دردِ طلب ظاہر نہیں ہوا تو یقیناً تم اس کا قصہ کبھی نہ سن سکو گے
☆اگر اس کا درد ایک لمحے کے لئے بھی تمہارا دامن گیر ہوا تو تم دونوں جہانوں میں کامیاب رہو گے۔
☆اگر تم میں دردِ مولی موجود ہی نہیں تو تمہیں میری باتوں سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا۔

احکامِ الٰہی کی تعمیل

عزیزِ من! تم اپنے غلام کو حکم دے کہ فلان کام کرو اور فلان کام نہ کرو اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہاری گردن اڑا دی جائے گی اور ساتھ ہی کسی کو نگران مقرر کرے تا کہ اس پر کڑی نظر رکھے یقین ہے کہ وہ ہرگز تمہارے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرے گا۔ اب دیکھو اللہ تعالی نے تمہیں حکم دیا ہے کہ

اَقِیْمُوْ الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوةَ (البقرة۴۳) نماز قایم کرو اور زکوۃ ادا کرو

اور

وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنَاکُمْ (البقرة۲۵۴) ہم نے جو رزق دی ہے اس میں سے خرچ کرو

اور

وَالْتَکُنْ مِّنْکُمْ اُمَّةٌ یَّدْعُوْنَ اِلَی الْخَیْرِ وَ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ (آل عمران۱۰۴)	تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی جانب بلائیں ،امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کریں

اور

وَلَا تَأْكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ (البقرۃ۱۸۸)	تم ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے مت کھایا کریں

اور

وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبٰوا (آل عمران۱۳۰) اور سود مت کھایا کرو

اور

وَلَاتَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ (الانعام۱۵۲) یتیم کی مال کے قریب بھی مت جاؤ

اور

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا (الحجرات۱۲) ایک دوسرے کی غیبت نہ کریں

اور

وَاِنَّ لَكُمْ لَحَافِظِيْنَ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ (۱۰۔۱۱)	اور تم پر نگرانی کرنے والے اور لکھنے والے فرشتے موکل ہیں

تم ان احکام پر کوئی عمل نہیں کرتے یہ اس لئے ہے کہ تمہارا علم سیاست پر مبنی ہے اور اللہ تعالی کے علم پر جو ایمان کہلاتا ہے، بالکل نہیں ہے اگر تمہیں پختہ یقین ہو کہ اللہ تعالی کا حکم بالکل سچا ہے اور وہ اپنے احکام نافذ کرنے پر قادر ہے وہ جو کچھ چاہتا ہے، کرتا ہے تو یقیناً تم اللہ تعالی کے حکم سے روگردانی کبھی نہیں کرو گے۔

یہاں سے معلوم ہوجاتا ہے کہ اکثر لوگوں کا ایمان ایمان ہی نہیں ہے الا ماشاءاللہ۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ (البقرۃ۸) کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایمان رکھنے والے نہیں ہیں

ایک تمثیلی حکایت

اے عزیز! کسی ملک میں کوئی یہودی یا مجوسی حکیم رہتا ہے علم طب میں اس کی مہارت اور حذاقت کا

تمہیں خوب اعتراف ہے جب تمہیں کوئی خطرناک بیماری لگ جاتی ہے تو تم اس حکیم کے پاس جاؤ گے اگر حکیم تمہیں کہہ دے کہ "ایک مہینہ تک روٹی نہ کھائیں ورنہ تم ہلاک ہو جاؤ گے" اس صورت میں تم یقیناً صحت کی امید میں روٹی کھانے سے پرہیز کرو گے اب دیکھو کہ اللہ تعالی نے لاکھوں پیغمبر بھیجے تا کہ تمہیں سعادتمندی اور بدبختی کی باتیں پہنچائے اور بتائے کہ "امرِ حق کی اطاعت سعادتِ ابدی اور دولت سرمدی ہے" اس کے باوجود تم نے اللہ تعالی کے اوامر و نواہی کو بھلا دیا نفسانی خواہشات اور شیطانی مطالب کے مطابق کام کیا اب کیا کہتے ہو کہ تمہارے عمل کے مطابق تمہارے نزدیک یہودی کی بات مفید نہ تھی؟ اور ایک لاکھ پیغمبروں کی بات غیر مفید نہ تھی؟ اس سے یہی ثابت ہوتی ہے کہ اپنی حقیقت کفر تم پر واضح ہوگئی۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بِاٰيٰتِ رَبِّهٖ ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا (السجدۃ ۲۲)	اس سے بڑا ظالم کون جسے آیات الٰہی کے ذریعے نصیحت کی جائے اور وہ اس سے منہ پھیر لے؟

چار خطرناک عقبات (گھاٹیاں)

عزیز من! اللہ تعالی اس سے بلند و برتر ہے کہ وہ حجاب میں پوشیدہ اور نقاب میں روپوش رہے لیکن آدمی بشری، بہیمی (حیوانی)، سبعی (درندگی) اور شیطانی صفات کی تاریکی کے غلبے کی وجہ سے محجوب ہوتا ہے تمام مذموم صفات اور مردود اخلاق کی اصل چار ہیں (۱) بخل (کنجوسی) (۲) کبر (غرور، نخوت) (۳) ظلم (ستم، نا انصافی) (۴) ریا (دکھاوا، نمود، نمائش) یہ چار صفات مذمومہ سالکین راہِ حق کے لئے سب سے بڑے حجاب ہیں باقی ہلاکت آفرین اوصاف اور مذموم صفات جن کی وجہ سے لوگ اللہ تعالی سے محجوب رہتے ہیں ان ہی چاروں کے فروع و شاخیں ہیں اور یہی چار راہِ حق کی چار گھاٹیاں ہیں (جسے عربی میں عقبہ کہتے ہیں)

عقبہء اول بخل و کنجوسی

پہلی گھاٹی بخل ہے یہ دنیا کی محبت کا نتیجہ ہے کیونکہ دنیا اس کا محبوب ہے لہذا محبوب (کو خرچ کر) کے زوال (ختم یا کم کرنے) کو وہ ناپسند کرتا ہے (لہذا وہ) اس کی حفاظت کی خوب کوشش کرتا ہے اسے مزید حاصل کرنے کے لئے عجیب و غریب حیلے بہانے بناتا ہے۔

اس بیماری کا علاج یہ ہے کہ دنیا کی مذمت میں آنے والی روایات اور احادیث میں غور کیا جائے مثلا

لو كانت الدنيا تزن عند الله جناح بعوضة ما سقى كافرا منها شربة ماء	اگر اللہ تعالی کے نزدیک دنیا مچھر کے پر کے برابر وزن رکھتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی کے برابر بھی ہرگز نہ دیتا

اور ابن سداور ضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

"میں اس قافلے کے ساتھ تھا جو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے پاس ٹھہرا ہوا تھا پس ہم نے ایک مردار کو دیکھا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا کہ کیا تم دیکھتے ہو کہ یہ مردار اس کے مالک کو برا لگا پس اس نے یہاں پھینک دیا ؟ عرض کیا اے اللہ کے رسول ! یہ مردار ہے اسے لوگ کیوں نہ پھینک دیں ؟ فرمایا

فالدنيا اهون على الله من هذه على اهلها	پس دنیا اللہ کو اس سے زیادہ ناپسند ہے جتنا یہ مردار اس کے مالک کو

حضرت سلیمان بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) نے فرمایا کہ

ان الله تعالى لم يخلق خلقا ابغض اليه من الدنيا و انه منذ خلقها لم ينظر اليها	اللہ تعالی کو اپنے مخلوقات میں دنیا سے زیادہ ناپسند کوئی نہیں جب سے یہ پیدا ہوئی ہے اللہ نے اس کی جانب نہیں دیکھا

پہلی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تمام دنیا اللہ تعالی کے ہاں ایک مچھر کے پر سے بھی بے وقعت ہے دوسری حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا مردار ہے تیسری حدیث میں کہا گیا ہے کہ دنیا اپنی کمینگی، بے وقعتی اور مرداری کے باوجود اللہ تعالی کا دشمن بھی ہے۔

پس دنیا زوال پذیر اور فنا ہونے والی ہے اس کا وجود خواب و خیال سے زیادہ نہیں اس کے باوجود اس کی نعمتوں کے ساتھ ہزار دشواریاں (بھی وابستہ) ہیں یقین جانیں کہ حقیقت ایمان جو لامکان میں پرواز کرنے والا پرندہ ہے ایک ایسے مقام میں جہاں اسے ایک کمینہ مردار کے ساتھ رہنا پڑے، ہرگز نہیں رہ سکتا۔

مومن کی علامتوں میں سے ایک بلند ہمتی ہے اس مناسبت سے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا ہے کہ

الدنیا خطوة المومن دنیا مومن کے قدموں تلے پامال ہے

یعنی عالمِ علوی کی چوٹیوں کا شہباز قربِ مولیٰ کے بلند ہمت اونچے درجے کے محلوں میں اقامت گزین ہوجاتا ہے عالمِ سفلی کی پستی اور تنگی سے عالم لاہوت کی بلندیوں میں پرواز کرتا ہے دنیا اور ویرانہ دنیا کو جہاں صرف الو رہا کرتے ہیں، اپنی قدموں تلے روندھ دیتا ہے۔

عقبہء دوم کبر و نخوت

دوسری گھاٹی کبر و غرور ہے آدمی کی یہ ایک خاصیت ہے کہ غفلت اور حجاب کی صورت میں اسباب معنوی کے مطالعہ کرنے اور اخروی نعمتوں کے حاصل کرنے میں خود کو دوسروں سے بے نیاز سمجھتا ہے جبکہ دنیوی نعمتوں اور اسباب دنیا کے بارے میں دوسروں کو اپنا محتاج خیال کرتا ہے اس طرح اس میں غرور پیدا ہوتا ہے۔

اس بیماری (غرور) کا علاج یہ ہے کہ اپنے حالت میں خوب غور و فکر کرے حقیقت یہ ہے کہ وہ خود ایک گندہ پانی (مادۂ منویہ) تھا جس کو دیکھ کر آدمی کراہت محسوس کرتا ہے اس کا انجام موت اور مردار بن جانا ہے دفن ہوجانے کے ہفتہ بھر بعد اگر اس کے قبر کو کھولا جائے تو ساری مخلوق اس کے تعفن، گندگی اور نجاست سے متنفر ہوکر بھاگ جائیں گے صحت و سلامتی اور زندگی کے وقت بھی آدمی گندگی اور نجاست کا حامل ہوتا ہے وہ دن میں کئی باران نجاستوں کو خود سے دور کرتا ہے اگر کوئی ایسا نہ کرے تو گندگیاں خود بخود باہر نکل آئیں گی۔ طاقت، ذہانت اور کیاست کے دعوٰں کے باوجود وہ اپنے ذاتی قوت اور تدبیر سے ایک مکھی یا مچھر کو بھی دور نہیں کرسکتا اگر کسی ایک انگلی میں درد یا بیماری پیدا ہوجائے تو پھر وہ بے قرار و عاجز ہوکر رہ جاتا ہے زندگی

اس کے لئے ناخوشگوار بن جاتی ہے ۔ایسے شخص کے لئے افسوس اور شرم! جو جناب فاطر، حکیم، قادر اور عظیم کی بارگاہ میں اپنی ہستی کا نام لے یا اپنی بے مایہ ہستی پر نگاہ رکھے۔

چون تو حمال نجاست آمدی   از چه در صدرِ ریاست آمدی
آن سگِ دوزخ که تو بشنیده ای   در تو خفته است و تو خوش آسوده ای
باش تا فردا سگ ِکبر و منی   سر ز دوزخ بر کند از دشمنی
نیک بین گر تشنگی مردن ترا   بهتر است از نام خود بردن ترا
گر شوی چون خاک در ره پائمال   تا ابد جان را بدست آری کمال

☆جب تم نجاستوں کا حامل ہے تو پھر کس بناء پر تم صدر مملکت بن گئے ہو؟
☆جس دوزخی کتے (دنیا کی محبت) سے متعلق تم نے سنا ہے وہ تمہارے اندر سویا ہوا ہے مگر تم اس سے بے خبر ہو
☆ٹھہرو کل غرور و نخوت کا کتا دوزخ سے تمہاری دشمنی میں سر اٹھائے گا
☆اگر تم گمنامی میں مر جائے تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم اپنا نام لے کر شہرت حاصل کرو
☆اگر تم مٹی کی مانند اس راستے میں پامال ہوتا رہے تو تب اپنی جان کے لئے کمال حاصل کر سکے گا

عقبہء سوم ظلم و ناانصافی

تیسری گھاٹی ظلم ہے اے عزیز! ظالم اس شخص کی مانند ہے جو شراب میں سن کرنے والی دوائی ملا کر پیتا ہے جس کی وجہ سے اس کے اعضاء و جوارح سن ہو جاتے ہیں پھر وہ اپنے ہاتھ میں ایک کلہاڑی لے کر اس خیال کے ساتھ کہ وہ دشمن کو مار رہا ہے، اسے اپنے پاؤں پر دے مارتا ہے پاؤں کے گوشت پوست اور رگ و ریشے کو کاٹ ڈالتا ہے اور ہڈی توڑ دیتا ہے مدہوشی اور مستی کی وجہ سے اسے خبر نہیں ہوتی (کہ وہ کسے مار رہا ہے؟) جب ہوش میں آتا ہے اور ساتھ ہی اس کی مستی اور سن زائل ہو جاتی ہے تو پھر درد و غم سے فریاد کرتا ہے اور افسوس و ندامت کے آنسو بہاتا ہے لیکن اب ان سے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا بس اسی طرح ظالم کی چشمِ بصیرت شیطانی وسوسوں کی تاریکی اور شہواتِ نفسانی کے ہیجان خیزی کی وجہ سے اندھی ہو چکی ہے لہذا وہ اپنے

افعال کے انجام دیکھنے سے معذور اور دوسروں کے انجامِ بد سے مسرور ہوتا ہے لیکن جب اس کا خبیث پودا (زندگی) موت کے جھونکے سے ملنے لگتا ہے اور اس کی خبیث آنکھیں اجل کے نقارے کے ساتھ ہی جھوٹی امیدوں سے کھل جاتی ہیں وہ اپنے مقاصد کو بچھو کی صورت میں اور نیتوں کو اژدہے کی شکل میں دیکھ لیتا ہے، فاسد تصورات اور جھوٹے توقعات کو بھڑکتی ہوئی آگ کی شکل میں اسے دکھائی دیتا ہے اور غضب کا سمندر

اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ (البروج ۱۲) بے شک تمہارے رب کی پکڑ بڑا سخت ہے

کے تحت ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے جب سیاست اور عذاب کے فرشتے اسے خطاب کرتے ہیں

لَقَدْ کُنْتَ فِیْ غَفْلَةٍ مِنْ هٰذَا فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَائَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ (ق ۲۲) تم پردۂ غفلت میں تھا ہم نے تم سے وہ پردہ ہٹا دیا جو تیرے آگے پڑا ہوا تھا اور آج تمہاری نگاہ خوب تیز ہے

تو ان کے دلوں سے فریاد بلند ہوتے ہیں کہ

رَبَّنَا اَبْصَرْنَا وَ سَمِعْنَا فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا اِنَّا مُوْقِنُوْنَ (السجدہ ۱۲) اے رب! ہم نے اچھی طرح دیکھ اور سن لیا اب ہمیں واپس دنیا میں بھیج دے تاکہ ہم نیک عمل کریں اب ہمیں یقین آ گیا ہے

ان کی اس فریاد کے جواب میں اللہ تعالی یوں طاب فرماتا ہے کہ

اَوَلَمْ نُعَمِّرْکُمْ مَا یَتَذَکَّرُ فِیْهِ مَنْ تَذَکَّرَ وَ جَائَکُمُ النَّذِیْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظَّالِمِیْنَ مِنْ نَصِیْرٍ (الفاطر ۳۷) کیا ہم نے تمہیں اتنی عمر نہیں دی تھی کہ تم عبرت/سبق لینا چاہتے تو لے سکتے تھے؟ تمہارے پاس متنبہ کرنے والا بھی آ گیا تھا اب مزا چکھو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہے

اور

کُلُّ نَفْسٍ بِمَا کَسَبَتْ رَهِیْنَةٌ (المدثر ۳۸) ہر شخص اپنے کردہ عمل کے بدلے میں رہن میں رکھے ہیں

اور

هَلْ تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ (النمل ۹۰) تمہیں جزا نہیں دی جائیگی مگر وہ جو تم کرتے تھے

اور

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوٓا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ (الشعراء ۲۲۷)	ظلم کرنے والوں کو عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ وہ کس انجام سے دوچار ہوتے ہیں؟

خانۂ خلقی کنی زیر و زبر   تا بر اندازی سر افرازی بدر
خون بریزی خلق را در صد مقام   تا خوری یک لقمۂ از وی حرام
خوشه چینِ کوی درویشان توای   در گدا طبعی بتر زیشان توای
چند خواهی بودنی پخته نه خام   نی بدو نی نیک و نی خاص و نه عام
پادشاهی ذوقِ معنی بردن است   نی بزور و ظلم دنیا خوردن است

☆تم لوگوں کے گھروں کو زیر و زبر کرتے ہو تا کہ اس میں مقیم معزز لوگوں کو باہر نکال کر خود ان پر قابض ہو جائے۔

☆تم ہر جگہ لوگوں کی خون ریزی کرتے ہو تا کہ ظلم و ستم کے ذریعے ان کا مال حرام طور پر کھا جائے۔

☆تم گداگروں کا خوشہ چین ہو کہ ایک ایک دانہ جمع کرتا پھرتا ہے بلکہ تمہارے گداگری کی طبیعت ان سے بھی بدتر ہے۔

☆تم کب تک اس حالت میں رہو گے تم پختہ فکر کا مالک ہے نہ خام خیالی کا تم نیکو کار ہے نہ بدکار اور خاص ہو نہ عام تم کسی کے زمرے میں بھی شامل نہیں ہو۔

☆بادشاہی ذوقِ معنی سے بہرہ ور ہونے کا نام ہے ظلم و ستم اور قوت و حشمت کے ذریعے دنیا کمانا بادشاہی نہیں ہے۔

عقبہء چہارم ریاکاری اور نمود و نمائش

چوتھی گھاٹی ریاکاری ہے اور یہ شرکِ خفی ہے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اس کی خبر دی ہے اس کی حقیقت عام لوگوں سے اس قدر پوشیدہ ہے کہ خاصانِ عندیتِ الٰہی مثلاً انبیائے کرام اور اولیائے

عظام کے سوا کوئی اس سے آگاہ نہیں یہ اہل غفلت کے اعمال و افعال میں اس طرح جاری و ساری رہتی ہے کہ اسے خبر بھی نہیں ہوتی لیکن جب قیامت کا دن

يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ (الطارق ۹) — جس دن پوشیدہ اسرار کی جانچ پڑتال ہوگی

آئے گا تو جنہیں وہ دنیا میں طاعات و نیکی خیال کرتے رہے تھے وہی ریا کے شمولیت کی بناء پر صورت مخالفت و گناہ میں ظاہر ہونگے، نیکیاں برائیوں کے پلڑے میں جا پڑیں گی اور اسرار

وَبَدَا لَهُمْ مِنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ (الزمر ۴۷) — وہاں اللہ کی طرف سے وہ کچھ ان کے سامنے آئیگا جس کا انہوں نے کبھی اندازہ ہی نہیں کیا ہوگا

منکشف ہو جائے گا۔

اے عزیز! اللہ تعالیٰ کا حکم یوں ہے کہ

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ (الحجرات ۱۳)	اللہ کے نزدیک تم میں بہترین وہ ہے جو زیادہ پرہیز گار ہو

لیکن تم عزت و شرف کو زرین انگشتریوں، قیمتی کپڑوں، عمدہ گھوڑوں اور بد کردار نوکروں میں تلاش کرتے ہو، احکام حق کے نفاذ کے سلسلے میں فاسق حکام کے ساتھ دنیوی فائدے کی خاطر سمجھوتے کرتے ہو، اپنے نام پر پروانے بنواتے ہو، خواہشات اور شیطان کی باتیں فرقان الٰہی کے مقابلے میں زیادہ ضروری جانتے ہو اور خدا و رسول کے مقابلے میں تمہارے ہاں فاسقوں اور فاجروں کی زیادہ عزت ہے یہاں پر اگر تم ذرا نظر انصاف دوڑاؤ تو تمہارے اسلام و ایمان کا مرتبہ نظر آئے گا تم انہیں حاصل کرنے اور انہیں کمال تک پہنچانے میں مشغول ہوتا ہے لیکن تمہیں بہت سی گھاٹیاں عبور کرنا ہوگا تا کہ وادیٔ کرم سے نسیم آشنائے حق کی خوشبو تمہارے مشامِ جان تک پہنچے یہ سعادت اس وقت حاصل ہو سکتی ہے جب ہر قسم کے تعلقات منقطع کرلے، مرغوب و مانوس اشیا ترک کرے اور خویش و اقارب سے دوری اختیار کرے۔

شاخ امل بزن که چراغی است زود میر
بیخ هوس بکن که درختی است کم بقا

گر سر یوم یحمی بر عقل خوانده ای

پس پائمالِ مال مباش از سرِ هوا

از کوی رهزنانِ طبیعت ببر قدم

واز خوی رهروانِ طریقت طلب صفا

☆شاخ امید کاٹ پھینکو کیونکہ یہ جلدی بجھ جانے والا چراغ ہے اور خواہشات نفسانی کو بیخ و بن سے نکال دو کیونکہ یہ گر جانے والے درخت کی مانند ہے۔

☆اگر تم نے قیامت کے اسرار پر غور و فکر کرلیا ہے تو خواہشاتِ نفسانی کی پیروی میں مال و منالِ دنیا کے پیچھے مت پڑو۔

☆رہزنانِ طبیعت کے راستے میں جانے سے قدم روک لو اور راہِ طریقت پر چلنے والوں سے صفاو پا کی طلب کرو۔

اے عزیز! اگر تمہارے کپڑے کے نیچے کوئی خطرناک اژدہا ہو کوئی شخص تمہیں اس سے آگاہ کرے تو چاہئے کہ اس کا شکر گزار ہو یہ ہلاکت آفرین صفاتِ مذمومہ سانپ اور بچھو کے شر سے بھی سے زیادہ سخت اور خطرناک ہیں کیونکہ اژدہے کا ضرر جسم میں اثر انداز ہوتا ہے اور یہ بدنی مصیبت درجات اخروی کے حصول کا ذریعہ ہوسکتا ہے لیکن ان صفاتِ مذمومہ کا اثر دین و ایمان میں ہوتا ہے اور اس کی مصیبت ابدی خسارا اور دائمی عذاب ہے جس کی کوئی حد نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ مسالک ایمان و اسلام کے سالکین کی ترقی و عروج کو شیطانی وسوسوں اور خواہشاتِ نفسانی کی آفتوں سے اپنی عصمت میں محفوظ و مامون رکھے بمنہ و کرمہ انہ قریب مجیب والسلام علی من اتبع الھدی